Umer Aziz
343
40 mins
July 31,2023

زکوٰۃ اور اس کے اثرات:

تعارف:

زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ زکوٰۃ کے بارے میں قرآن میں بہت زور سے تاکید کی گئی ہے اور حدیث میں بھی زکوٰۃ کا ذکر کئی بار آیا ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو زکوٰۃ نہیں دیتا وہ مال اس کے گلے میں قیامت کے دن عذاب بن جائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کیا تھا حالانکہ وہ باقی چاروں ارکان کو مانتے تھے۔ زکوٰۃ ہر صاحب نصاب مسلمان پر فرض کی گئی ہے۔ زکوٰۃ مسلمان میں ضبط نفس اور پاکیزگی پیدا کرتا ہے۔ زکوٰۃ کے بے شمار روحانی، اخلاقی اور سماجی فوائد ہیں۔

زکوٰۃ کا لغوی معنی و اصطلاحی مفہوم:

زکوٰۃ کے لغوی معنی "افزائش کرنا" اور پاک کرنا، بڑھنا کے ہیں۔

اصطلاح میں اس کے معنی و مفہوم یہ ہے کہ انسان کے مقررہ مال سے مقررہ حد تک مال لے کر مصارف زکوٰۃ پر میں تقسیم کرنا ہے۔

قرآن و حدیث میں زکوٰۃ کی اہمیت:

قرآن میں زکوٰۃ کا ذکر بار بار کیا گیا ہے قرآن میں آتا ہے:

"اور نماز ادا کرو، زکوٰۃ دیا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو۔" (القرآن)

ایک اور جگہ پر ارشاد ہوا ہے:

"اور نماز ادا کیا کرو، اور زکوٰۃ دیا کرو اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کیا کرو۔" (القرآن)

حدیث میں آتا ہے کہ:

"حضرت جریر بن عبداللہ رض سے روایت ہے کہ میں نے محمد ﷺ سے نماز ادا کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کا خیرخواہ ہونے کی بیعت کی ہے"۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے:

"اگر تم نے زکوٰۃ ادا کر دی تو تم نے اپنا فرض پورا کر دیا"۔

مصارف زکوٰۃ:

زکوٰۃ کے مصارف آٹھ ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں

- فقراء
- مساکین
- عاملین
- مولفۃ القلوب
- فی الرقاب
- غارمین
- فی سبیل اللہ
- ابن السبیل

زکوٰۃ کے روحانی، اخلاقی اور سماجی اثرات:

ا) روحانی اثرات:

۱) ضبطِ نفس:

زکوٰۃ کے ذریعے سے انسان کا ضبطِ نفس ہوتا ہے کہ جب انسان زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو اس میں غرور کا خاتمہ ہو جاتا ہے اسکو پتہ ہوتا ہے کہ میرا سارا مال اللہ کا ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے تو اس سے اس کے اندر ضبطِ نفس پیدا ہوتا ہے۔

۲) تزکیہ نفس:

زکوٰۃ سے انسان کا تزکیہ نفس ہوتا ہے یعنی کہ جب انسان زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو اس کے دل کے اندر دنیاوی خواہشات کی چاہت کم ہو جاتی ہے اور اللہ کی رضا میں راضی ہو جاتا ہے قرآن میں آتا ہے:

"اے نبی ان کے مالوں میں سے مال (زکوۃ) وصول کریں تاکہ انہیں پاک کریں اور ان کا تزکیہ کریں"۔

(القرآن)

۴) مال کی پاکیزگی:

زکوۃ ادا کرنے سے انسان کو اپنے مال اور دل کی پاکیزگی ہوتی ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ مال اللہ کا عطا کردہ ہے اور اس مال میں سے مستحق لوگوں کا بھی حصہ ہے چنانچہ وہ اپنے مال میں سے زکوۃ ادا کرتا ہے۔ جیسا حدیث میں قرآن میں آتا ہے

"تمہارے مال کی پاکیزگی اس وقت تک ممکن نہیں ہو سکتی ہے جب تک تم اپنے مال میں سے محبوب چیز ادا نہ کرو"۔

(القرآن)

۵) مال میں برکت:

زکوۃ سے مال میں برکت ہوتی ہے قرآن میں آتا ہے

"اگر تم اللہ کو قرض حسن ادا کرو تو اللہ اس کو دوگنا دے گا۔ اور تمہاری مغفرت کرے گا۔ بے شک اللہ شکور و حلیم ہے"

(القرآن)

۶) گناہوں سے نجات:

زکوۃ کے ذریعے سے انسان کی گناہوں سے نجات ہو جاتی ہے جب ایک انسان اپنے مال میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اس کی گناہوں سے نجات ہوتی ہے۔

Umer Aziz
343
32-mins

(iii) زکوٰۃ کے اخلاقی اثرات:

(a) تواضع و انکساری:

انسان جب زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو اس سے اس کے اندر عاجزی پیدا ہوتی ہے انسان کے اندر باقی انسانوں کیلئے محبت پیدا کرتی ہے اس کے اندر غرور پیدا نہیں ہوتا ہے جس کے ذریعے سے اس میں تواضع و انکساری پیدا ہوتی ہے۔

(b) احساس ذمہ داری:

انسان زکوٰۃ کے ذریعے ایک ذمہ دار فرد بنتا ہے کیونکہ جب وہ حلال کماتا ہے اور اس مال میں سے اللہ کی راہ میں مستحق لوگوں میں زکوٰۃ بانٹتا ہے تو اس کے ذریعے سے اس کے اندر غریبوں کی مدد کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

(c) محبت و یگانگت:

زکوٰۃ کے ذریعے محبت و یگانگت بڑھتی ہے کیونکہ جب امیر لوگ غریبوں میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں تو ان کا غریبوں کا آپس میں میل جول بڑھتا ہے جو محبت و یگانگی کا سبب بنتی ہے۔

(d) خود کفالت:

امیر لوگ جب زکوٰۃ ادا کرتے ہیں تو اس سے زر مال مستحق لوگوں یعنی غرباء و مساکین لوگوں میں بھی چلی جاتی ہے اور اسی مال سے وہ لوگ بھی کام کرنے کے اہل ہو جاتے ہیں اور اس طرح وہ لوگ بھی خود کفیل ہو جاتے ہیں۔

زکوٰۃ کے سماجی اثرات:

(۱) ارتکاز دولت کی روک تھام:

زکوٰۃ کے ذریعے سے دولت کی ارتکاز نہیں ہوتی ہے یعنی کہ یہ دولت صرف چند سرمایہ داروں کی بجائے معاشرے میں گردش کرتی ہے۔ جس سے معاشرے میں خوشحالی ہوتی ہے اور غربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔

(۲) غربت کا خاتمہ:

غربت کے خاتمہ کیلئے زکوٰۃ کی ادائیگی ایک ایسا شاندار طریقہ ہے جو دین اسلام نے مقرر کیا ہے۔ جب زکوٰۃ معاشرے میں گردش کرتی ہے تو معاشرہ خوشحال اور غربت کا خاتمہ ہوتا ہے

(۳) باہمی احساس:

زکوٰۃ کے ذریعے سے معاشرے میں باہمی احساس پیدا ہوتا ہے کیونکہ مالدار آدمی کے پاس جب مال زیادہ ہوتا ہے تو اس کو معاشرے کے غرباء اور مساکین کی فکر ہوتی ہے اور وہ ان کی مدد مال کے ذریعے سے کرتا ہے جس کے ذریعے سے باہمی احساس پیدا ہوتا ہے۔

(۴) خوشحال معاشرے کا قیام:

بے شک زکوٰۃ کے ذریعے سے معاشرے کی خوشحالی یقینی ہے کیونکہ جب زکوٰۃ کا مال چند لوگوں کے ہاتھوں کی بجائے سارے معاشرے میں حرکت کرے گی تو یقیناً معاشرے میں خوشحالی اور ترقی کا سبب بنے گی۔

Um
34
40

(۱۳) سماجی تحفظ کی فراہمی:

زکوٰۃ کے ذریعے ہی ریاست عوام کو سماجی تحفظ دینے کے قابل ہوتی ہے اور عوام کی ہر طرح سے حفاظت ہو سکتی ہے۔

(۱۴) دین کی نصرت:

زکوٰۃ کے ذریعے دین کی حفاظت اور نصرت ممکن ہوتی ہے قرآن میں آتا ہے۔

"اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھ روک کر ہلاکت میں نہ ڈالو"

(القرآن)